سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 12-اگست 2021

(یوم الخمیس، 3-محرم الحرام 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 : شمارہ 11

429

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-اگست 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 10-اگست 2021 کی بجائے زیر قاعدہ (2)27)

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that leave be granted to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

....

430

2. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (Bill No. 50 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.

....

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 3-اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

431

(موجودہ قراردادیں)

1. سید حسن مرتضیٰ: ملک بھر کے رہائشیوں کے لئے اناج، سبزی، فروٹ حتیٰ کہ کھانے پینے کی ہر چیز کسان پیدا کرتا ہے اور پاکستان میں موجود ہر صنعت کو خام مال بھی کسان ہی مہیا کرتا ہے لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسان نظر انداز ہوتا چلا آرہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہوا ہے کہ پنجاب کے ہر کسان کو کسان کارڈ ملے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پنجاب بھر میں کھاد کے جتنے سٹورز ہیں کسان کسی بھی کھاد کے سٹور پر جا کر کسان کارڈ دکھائے اور اپنی ضرورت کے مطابق فلیٹ ریٹ پر کھاد حاصل کرے تب کسان سبسڈی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ کسان کو تمام کھادیں فلیٹ ریٹ پر مہیا کی جائیں۔

2. چودھری افتخار حسین چھچھر: صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں میل اور فی میل اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں میل اور فی میل اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔

3. جناب صہیب احمد ملک: تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤالدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

432

4. جناب محمد ارشد ملک: معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔

5. محترمہ خدیجہ عمر: اس معزز ایوان کے مشاہدہ میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمہ کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔

(ب) سرکاری کارروائی

INTRODUCTION OF BILL

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

A MINISTER to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

433

CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILL

The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No. 43 of 2021)

A MINISTER to move that the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021 as recommended by Standing Committee on Higher Education.

A MINISTER to move that the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Namal University, Mianwali Bill 2021, be passed.

435

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، 12-اگست 2021

(یوم الخمیس، 3-محرم الحرام 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 29 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾

سورۃ العمران آیات نمبر 169 تا 171

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا وہ مرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے O جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے O اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا O

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محشر میں قُربِ دوارِ محشر مِلا مجھے
ایسا پیمبروں کا پیمبر مِلا مجھے
اللہ کو سنانے لگا نعت مصطفٰے
جب سایہ رسول ﷺ کا منبر ملا مجھے
میں وادی حرم تک اُسے ڈھونڈنے گیا
آواز دی تو اپنے ہی اندر مِلا مجھے
اِک صبح سی ٹھہر گئی میرے وجود میں
جس دن سے اس کا عشق مظفر مِلا مجھے

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No.43 of 2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات
(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2677 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا، بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں؟

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتا جات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف	888
نان ٹیچنگ سٹاف	1655
ٹوٹل	2543

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی ہدایت پر درج ذیل 2 افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری 2018 میں تشکیل دی تھی۔

1۔ مسٹر قیصر فاروق، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن-II محکمہ زراعت (سربراہ کمیٹی)

2- ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی(Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔

(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش (انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جاچکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابق وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گورنر صاحب کی طرف سے ایک انکوائری کروائی گئی تھی اور اس انکوائری کی رپورٹ مجھے دے دی گئی ہے اور یہ جو رپورٹ مجھے دی گئی ہے یہ بہت تفصیلی رپورٹ ہے تو ابھی کم از کم میں یہ جو میرے ہاتھوں میں اتنا بڑا پلندہ پکڑا ہوا ہے یہ read نہیں کر سکتا۔ اس رپورٹ کو پڑھنے کے لئے مجھے کم از کم دو یا تین دن کا وقت درکار ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اس سوال کو pending فرمادیں بلکہ میرے اس سے related تمام questions pending فرمادیں تاکہ میں مکمل تیاری کرلوں۔ مجھے یہ رپورٹ ابھی دی گئی ہے اس کی تیاری کرنے کے لئے مجھے وقت چاہئے ہو گا۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ مہربانی کرکے ان سوالات کو pending فرمادیں اور میں انشاءاللہ next time تیاری کے ساتھ حاضر ہوں گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! ٹھیک ہے۔ اگلے پانچ سوالات بھی آپ کے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پہلے تین سوالات کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب !ٹھیک ہے آپ کے سوالات نمبر 2678،2677 اور 2682 کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 یہ ایگریکلچر یونیورسٹی کے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے لہٰذا مجھے اس سوال کو take up کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا سوال نمبر کیا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے take up کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سورج مکھی کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

***4356: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2018 اور 2019 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ پر سورج مکھی کی پیداوار ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سورج مکھی کے کاشتکاروں کو سبسڈی کے طور پر دی گئی؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران سورج مکھی صوبہ کے کن کن اضلاع میں کاشت ہوئی ضلع وار کتنے ایکڑ رقبہ پر یہ کاشت ہوا اور کتنے کاشتکاروں نے کاشت کیا تفصیل ضلع وار فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں سورج مکھی کی پیداوار 90512 ایکڑ پر ہوئی جبکہ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کی پیداوار 73934 ایکڑ پر ہوئی تھی۔

(ب) سورج مکھی کی فصل کے لئے کاشتکاروں کو -/5000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے سبسڈی دی جارہی ہے۔ سال 19-2018 میں 63 ہزار ایکڑ کے لئے 31 کروڑ 50 لاکھ روپے سبسڈی دی گئی جبکہ 20-2019 میں 84 ہزار ایکڑ کے لئے ابھی تک 32 کروڑ 50 لاکھ روپے سبسڈی دی جاچکی ہے جو کہ جاری ہے۔

(ج) جواب دو سالوں کے دوران سورج مکھی کے کاشتہ رقبہ کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ سال 2018 اور 2019 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ پر سورج مکھی کی پیداوار ہوئی تھی اور ان سالوں کے دوران کتنی رقم سورج مکھی کے کاشتکاروں کو سبسڈی کے طور پر دی گئی۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں سورج مکھی کی پیداوار 90512 (نوے ہزار پانچ سو بارہ) ایکڑ پر ہوئی جبکہ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کی پیداوار 73934 (تہتر ہزار نو سو چونتیس) ایکڑ پر ہوئی تھی۔ اب میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر جو سبسڈی دی جا رہی ہے اسے کون طے کرتا ہے اور یہ کن کن لوگوں اور کن کن شہروں میں دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ کے سیکرٹری صاحب آئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی آئے ہوئے تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سیکرٹری زراعت موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، منسٹر صاحب کو بتا کر گئے ہوں گے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ادھر ہی ہیں ابھی گیلری میں پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں جو کسان بھی سورج مکھی کاشت کرتا ہے اسے سبسڈی دی جاتی ہے۔ کسان کو سوج مکھی کے بیج پر ایک ہزار روپے سبسڈی دی جاتی ہے اور چار ہزار روپے بعد میں دیئے جاتے ہیں۔ جب فیلڈ میں سورج مکھی کی verification ہوتی ہے کہ وہ کاشت ہوئی ہوئی ہے یعنی کسان کو سورج مکھی کاشت کرنے پر ٹوٹل 5000/- روپے فی ایکڑ پر سبسڈی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں یہی confirm کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر سورج مکھی کاشت کرنے پر کسان کو پانچ ہزار روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جاتی ہے تو کیا آپ اس کی distribution ڈویژن وائز کرتے ہیں یا جن جن علاقوں میں کاشت ہوتی ہے انہی کو دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جہاں بھی سورج مکھی کاشت ہوتی ہے اسے یہ سبسڈی دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔جناب سپیکر! میرا اگلا سوال 5730 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا بجٹ، خالی اسامیاں اور زرعی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***5730: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ مد وائز کتنا فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ادارے میں کون کون سی اسامیاں یہ کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) اس ادارے کی کہاں کہاں زرعی اراضی کتنی کتنی ہے اور اس زرعی اراضی پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں؟

(د) اس ادارے نے 2018 سے آج تک کس کس فصل کا نیا بیج دریافت کیا ہے اس بیج کی کامیابی کی شرح کتنے فیصد ہے؟

(ہ) اس ادارے کے تحت مزید کون کون سے ادارے چل رہے ہیں ان اداروں کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد کا مالی سال 21-2020 کا مد وائز بجٹ درج ذیل ہے:

سیلری (Salary)	نان سیلری (Operational)	کل بجٹ
2,47,96,95 000/- روپے	71,91,12,000/- روپے	3,19,88,07,000/- روپے

(ب) ادارہ ہذا میں گریڈ 1 تا 20 کی 1418 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں جن کے پاس 8438.220 ایکڑ زرعی اراضی موجود ہے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤ پیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تِل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جا رہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ اور تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ادارہ ہذا نے 2018 سے آج تک مختلف فصلوں اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ادارہ ہذا کے تحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ مد وار بتایا جائے اس کا جواب تو موجود ہے لیکن جواب کی تفصیل ابھی تک مجھے نہیں دی گئی لہذا منسٹر صاحب اس کی تفصیل بتا دیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے non-salary اور salary budget کا consolidated figure دے دیا گیا ہے اور کُل بجٹ بھی بتا دیا گیا ہے۔ اگر فاضل ممبر کہیں گے تو میں انہیں اس کی extra copy بھی دے دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ابھی تک مجھے سوال نمبر 5730 کی تفصیل نہیں دی گئی یہ وہی سوال ہے جو پچھلی بار بھی ایجنڈے پر آیا تھا۔ میں نے اس سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ اس ادارے نے 2018 سے آج تک کس کس فصل کا نیا بیج دریافت کیا ہے اور اس بیج کی کامیابی کی شرح کتنے فی صد ہے۔ پہلے بھی ہاؤس کے اندر اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ discussion ہوئی تھی اور ہم نے سنا تھا کہ اس کے چار شعبوں کو نیلام کر رہے ہیں یا انہیں پرائیویٹ کر رہے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ یہ ایوب ریسرچ کے چار شعبوں کو پرائیویٹ کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! حکومت کا کسی شعبے کو نیلام کرنے اور نہ ہی privatize کرنے کا کوئی ارادہ ہے البتہ جو چار major crops ہیں پہلے ان کے لئے ایک ادارے میں علیحدہ شعبے بنے ہوئے ہیں اب انہیں مکمل ادارے بنایا جا رہا ہے، انہیں upgrade کیا جا رہا ہے، ان اداروں میں گندم، چاول، مکی اور کماد ہیں۔ شاید یہ misconception ہو کہ کہیں انہیں privatize کیا جا رہا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں upgrade کر کے independent institutes بنائے جا رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جہاں تک مجھے پتا ہے اس کے مطابق ایوب ریسرچ ایک عالمی شہرت یافتہ ادارہ ہے۔ چونکہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اور یہ ادارہ میری constituency میں آتا ہے اس لئے ان لوگوں سے میرا introduction رہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چار شعبوں کو ان لوگوں کے سپرد کیا جا رہا ہے جن کی پرائیویٹ سیڈ کمپنیاں ہیں ان میں جمشید اقبال چیمہ صاحب ہیں

ان کے علاوہ اور بھی سیڈ کمپنیز کے مالک ہیں جن کے کہنے پر ایوب ریسرچ کے چار شعبوں کو privatize کیا جارہا ہے اس حوالے سے لوگوں نے فیصل آباد میں بھی روڈ بلاک کر کے احتجاج کیا اور میرے خیال میں یہ منسٹر صاحب کے notice میں بھی ہو گا۔جہاں تک منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم انہیں privatize نہیں کر رہے تو میرے خیال میں تو یہ بات بالکل different ہے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ کسی نے rumor اڑائی ہے اور یہ misconception ہے،ایوب ریسرچ کے کچھ employees میرے پاس بھی آئے تھے اور وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ ادارے privatize کر رہے ہیں میں نے اس وقت انہیں بھی یہی کہی تھا اور آج میں یہ بات on the floor of the House کہہ رہا ہوں حکومت پنجاب کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اپنے ریسرچ کے کسی ادارے کو privatize نہیں کر رہی بلکہ ان کی capacity بڑھانے کے لئے انہیں upgrade کیا جا رہا ہے لہٰذا upgradation اور privatization دو مختلف چیزیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ،جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب یہ ensure کرتے ہیں کہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ اس سے آگے میرا بات کرنا نہیں بنتا۔بہت شکریہ ،منسٹر صاحب! آپ on the floor of the House یہ commitment دے رہے ہیں کہ کسی قسم کی کوئی privatization نہیں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آگئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح پہلے بھی سوال ہوا ہے کہ اداروں کے اندر اکانومی کو درست کرنے کے نام پر بہت سارے نئے تجربات ہوتے ہیں۔میرے علم میں بھی یہ بات ہے کہ ان چار شعبوں کی privatization کی جارہی ہے لہذا منسٹر صاحب اس کی تردید فرمادیں کہ یہ ان چار شعبوں کے اندر پرائیویٹ سیکٹر کو داخل نہیں کر رہے اور سیڈ کمپنیز کے حوالے نہیں کر

رہے۔میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کل بھی زراعت کے حوالے سے بڑے انقلابی خیالات کا اظہار ہو رہا تھا۔جز الف میں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا جو ٹوٹل سالانہ بجٹ دیا گیا ہے کہ اس میں non-salary کا 22 فی صد ہے اور 78 فی صد اس ادارے کی salary ہے یعنی اس ادارے کے operational اخراجات کے لئے بجٹ کا صرف 22 فی صد ہے۔اگر ہم اس non-salary کی مزید division کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ اس non-salary میں ریسرچ کا بجٹ کتنے فی صد ہے تو یقیناً وہ کسی بھی صورت میں ٹوٹل بجٹ کا 10 فی صد سے زیادہ نہیں ہے۔لہذا میرا یہ سوال ہے کہ کیا یہ حکومت پچھلے ستر سالہ ادوار کو بُرا بھلا ہی کہتی رہے گی یا اس نے خود بھی non-salary budget کو enhance کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا ہے ؟ مجھے تو نہیں لگ رہا کہ حکومت نے اس میں کوئی اضافہ کیا ہے۔میرا سوال specific ہے کہ non-salary budget کو اب تک کیوں increase نہیں کیا گیا؟اس میں ریسرچ کا بجٹ بھی شامل ہے اور salary and non-salary budget کے اندر ایک huge difference ہے تو اس کو دُور کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے ؟

جناب سپیکر: جی،وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر!میں پہلے یہ بتادوں کہ یہ پُرانا سوال ہے یعنی یہ figures اس سال کے نہیں بلکہ پچھلے سال کے ہیں۔دوسری گزارش یہ ہے کہ سابقہ اور موجودہ دور میں salary budget کی ratio میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن موجودہ حکومت شعبہ زراعت کو ترقی دینے کے لئے committed ہے لہذا پچھلے سال کی نسبت اس سال زراعت کا development budget double کر دیا گیا ہے۔اس سال زراعت کے development budget کے لئے 31 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ development budget زیادہ تر ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ آپ اس یونیورسٹی کے حوالے سے بتائیں کہ اس میں ریسرچ کے بجٹ کو کتنا بڑھایا گیا ہے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یونیورسٹی کے بارے میں نہیں بلکہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اسی کا بتادیں۔ سمیع اللہ خان صاحب! کیا آپ کا یہی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جی، یہی سوال ہے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ان کا جو non-salary budget ہے وہ تمام کا تمام ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ اس میں جو operational cost ہوتی ہے وہ بھی research projects کو continue کرنے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ریسرچ بجٹ کے actual figures کیا ہیں یعنی آپ نے اس کے ریسرچ بجٹ میں کتنا اضافہ کیا ہے؟ آپ overall کو چھوڑ دیں۔ آپ سے جو سوال پوچھا گیا ہے صرف اس کا جواب دے دیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شعبہ زراعت میں جو non-development budget دیا جاتا ہے وہ ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سُنیں۔ آپ اس میں salary budget کو علیحدہ کر دیں اور جو کچھ ویسے اخراجات ہوتے ہیں ان کو بھی الگ کر دیں۔ معزز ممبر specific سوال پوچھ رہے ہیں کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے حوالے سے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اگر معزز رکن اس حوالے سے fresh question دیں گے تو میں اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ fresh question نہیں بنتا۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ریسرچ کے مختلف projects ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے project-wise نہیں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ آپ تنخواہ اور باقی اخراجات کو چھوڑ دیں اور صرف یہ بتا دیں کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ جو non-salary budget ہے اس کا 80 فیصد ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست point out کیا ہے۔ میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ میری اطلاع کے مطابق ریسرچ کے بجٹ میں cut لگایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ منصوبہ بندی کی کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے چار شعبہ جات کو بیج تیار کرنے والی پرائیویٹ کمپنیوں کے حوالے کر دیا جائے اور میری اطلاع کے مطابق انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ریسرچ بجٹ کو کم کیا ہے جو کہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہے۔ زراعت کے اندر شعبہ ریسرچ کے ساتھ یہ ایک بہت بڑی زیادتی کی جا رہی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہاں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ریسرچ کی مد میں مختص شُدہ بجٹ کے figures دیں اور اس کی percentage بتائیں۔ چونکہ روپیہ devalue ہوا ہے اگر آپ کے دور کا بجٹ دیکھا جائے گا تو اُس وقت ڈالر کا ریٹ کچھ اور تھا اور آج ڈالر کا ریٹ زیادہ ہے لہٰذا موجودہ بجٹ figures میں تو زیادہ ہوگا۔ انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے لئے جو total budget مختص کیا ہے اس کا کتنے فیصد ریسرچ کے لئے رکھا گیا ہے؟ میرا بڑا specific سوال ہے اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے ریسرچ کے بجٹ پر cut لگایا ہے۔ جب ان کے پاس یہ تجویز آئی کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چار شعبہ جات کو پرائیویٹ کمپنیوں کے حوالے کر دیا جائے تو انہوں نے ریسرچ کے بجٹ میں کمی کر دی ہے۔ میرا بڑا واضح سوال ہے اور اس کا بالکل واضح جواب آنا چاہئے۔ اس کا جواب figures and percentage میں دیا جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ریسرچ کے بجٹ میں کتنے فیصد اضافہ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس ہے تو اس کی percentage بتا دیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے total budget کا 80 فیصد ریسرچ پر خرچ ہوتا ہے اور 20 فیصد باقی شعبہ جات پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! منسٹر صاحب آپ کی بات سمجھ گئے ہیں لیکن ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! میری بات سُنیں۔ اگر آپ کا بجٹ زیادہ ہوتا تو پھر اس میں پرائیویٹ سیکٹر کو involve کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ seeds پر ریسرچ کے شعبہ جات کو پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ بے شک پرائیویٹ سیکٹر بھی بیجوں پر ریسرچ کے حوالے سے کام کر رہا ہے لیکن وہ ایک علیحدہ issue ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے سوال کے جواب میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی privatization ہو رہی اور نہ ہی کسی پرائیویٹ ادارے کے ساتھ کوئی ایسا agreement ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، جناب طاہر پرویز!

جناب طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے کسانوں کی بات ہو رہی ہے۔ ریسرچ کے حوالے سے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور یہ اس کی بات ہو رہی ہے۔ ابھی سمیع اللہ خان صاحب نے ایک چیز point out کی ہے۔ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کا ایک وفد ان سے ملا ہے اور مجھ سے بھی اس وفد نے ملاقات کی ہے اور یہ سب کچھ اس وفد نے ہمیں بتایا ہے۔ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں گریڈ ایک سے 20 تک کے ملازمین کی تعداد تقریباً 465 ہے اور ان 465 ملازمین نے سڑک بلاک کر کے ضلع کونسل کے اندر احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے صرف ایک دن احتجاج نہیں کیا بلکہ یہ احتجاج مسلسل چلتا رہا اور آج تین ماہ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک محکمہ کی طرف سے ان ملازمین کو کوئی یقین دہانی نہیں کرائی گئی۔

جناب سپیکر! ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد نے ریسرچ کے بعد گندم کا جو بیج تیار کیا گیا تھا اسی بیج کو پنجاب کے 99 فیصد کسانوں نے کاشت کیا، اس بیج سے استفادہ کیا اور آج حکومت یہ claim کرتی ہے کہ صوبہ پنجاب کے اندر گندم کی bumper crop ہوئی ہے۔ اب اسی منافع بخش ادارے کو نقصان پہنچانے کے لئے اور بیجوں پر ریسرچ کرنے والے شعبہ جات کو پرائیویٹ کمپنیوں کو handover کرنے کے لئے proposals تیار کی جارہی ہیں۔ منسٹر صاحب بار بار یہ بات کہتے ہیں کہ میں on the floor of the House commitment دے رہا ہوں جبکہ ان کا ماتحت محکمہ اس ادارے کو نقصان پہنچانے کے لئے کام کررہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے منسٹر صاحب سے کوئی وقت لے دیں۔ میں ان کی خدمت میں اس وفد کو پیش کر دیتا ہوں۔ یہ ان کے تحفظات سُن لیں اور ان کا ازالہ فرمادیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں بار بار on the floor of the House یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اور نہ ہی ہم کسی شعبہ کی privatization کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس وفد نے آپ کو اپنی تجاویز ہی دینی ہیں تو آپ ان سے تجاویز لے لیں اور ان کی بات سُن لیں۔ اگر وہ آپ کو guide کرنے کے لئے تیار ہیں تو ان کو سُن لیں۔ تجاویز تو openly لینی چاہئیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں تو ہر وقت تجاویز لینے کے لئے تیار ہوں لیکن جو بات معزز ممبر کر رہے ہیں اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں اور یہ حقیقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ جب وہ آپ کو suggestions دیں گے تو اس وقت آپ کہہ دینا کہ آپ کا وجود ہے اور نہ اس بات کا کوئی وجود ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے وجود کو تو deny نہیں کر رہا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، اب آگے چلتے ہیں۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 5835 کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں لہذا اس سوال نمبر 5975 کو بھی disposed of کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہم بقیہ سوالات اور قراردادیں بھی کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آم کی پیداوار کے لئے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں تحقیقی ادارہ جات کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5835: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب جو کہ پوری دنیا میں آم کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے وہاں آم پر تحقیق کے صرف تین ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آم پر تحقیق کے یہ ادارے ملتان ڈویژن میں کام کر رہے ہیں جبکہ جنوبی پنجاب کے باقی دونوں ڈویژن میں کوئی ایسا ادارہ نہیں؟

(ج) حکومت آم کی پیداوار میں مزید بہتری کے لئے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں تحقیقی ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب اپنے آم کے منفرد ذائقہ، خوشبو اور مٹھاس کے اعتبار سے پوری دنیا میں الگ مقام رکھتا ہے۔ اس وقت جنوبی پنجاب میں چار ادارے یعنی تحقیقاتی ادارہ برائے آم ملتان، مینگو ریسرچ سٹیشن شجاع آباد، مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال اور ہارٹیکلچرل ریسرچ سب ڈی جی خان مکمل طور پر فعال ہیں جہاں تحقیقی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(ب) آم پر تحقیق کے چار اداروں میں سے تین ادارے ملتان ڈویژن میں واقع ہیں جبکہ ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب سٹیشن، ڈی جی خان میں کام کر رہا ہے۔ البتہ جنوبی پنجاب کے آم پیدا کرنے والے دیگر اضلاع بالخصوص مظفر گڑھ، بہاولپور اور رحیم یار خان کے باغبان حضرات بھی ان قائم کردہ اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) آم پر تحقیق کا ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب سٹیشن پہلے ہی ڈی جی خان ڈویژن میں واقع ہے۔ تاہم آم کے تحقیقی اداروں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے ان ڈویژن میں آم کے تحقیقاتی ادارے بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

رحیم یار خان کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5975: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 20۔2019 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرے گی؟

(د) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) مالی سال 20-2019 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں 221 نہری و غیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 118 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 12 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(د) مالی سال 21-2020 میں 133 کھالاجات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مظفر گڑھ: پی پی۔278 محکمہ زراعت کے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1313: جناب نیاز حسین خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔278 مظفر گڑھ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر اور ریسرچ سنٹر کے مالی سال 21-2020 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے فیلڈ اسسٹنٹ اور زراعت آفیسر کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ملازمین نے کن کن فصلوں کے مشورہ جات کسانوں کو دیئے ہیں؟

(ہ) ان کی کارکردگی کی مکمل تفصیل دی جائے اور ان کی کارکردگی سے کیا حکومت مطمئن ہے؟

(و) ان علاقہ جات میں کہاں کہاں کس کس فصل کے نمائشی پلاٹ بنائے تھے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی-278 مظفر گڑھ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	دفاتر	تعداد ملازمین جو کام کر رہے ہیں
1۔توسیع	یونین کونسل سطح پر فیلڈ اسسٹنٹ کے 7 دفاتر ہیں	17
2۔ اصلاح آبپاشی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت)اصلاح آبپاشی(، کوٹ ادو	18
3۔ پیسٹ وارننگ	زراعت آفیسر) پیسٹ وارننگ (مظفر گڑھ	04
	میزان	39

اس حلقہ میں کوئی ریسرچ سنٹر نہ ہے۔

(ب) ان دفاتر کے مالی سال 21-2020 کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	نام دفتر	سیلری بجٹ(روپے)	نان سیلری بجٹ(روپے)	کل بجٹ(روپے)
اصلاح آبپاشی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی)، کوٹ ادو	58,68,000	40,86,000	99,54,000

شعبہ توسیع اور پیسٹ وارننگ کے درج بالا دفاتر میں بجٹ نہیں ہوتا، ملازمین اپنی تنخواہ تحصیل / ضلعی آفس سے وصول کرتے ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں 1 زراعت آفیسر اور 8 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

(د) ان ملازمین نے کاشتکاروں کو گاؤں کی سطح پر تربیتی پروگرام کے تحت کماد، کپاس، گندم، چاول، سورج مکھی، کینولا چارہ جات، سبزیات اور باغات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔ مزید برآں علاقہ میں کاشت کی جانے والی تمام فصلات، باغات اور سبزیات کے پیسٹ کے متعلق کسانوں کو مشورہ جات دیئے جاتے ہیں۔

(ہ) مذکورہ ملازمین موسمِ ربیع و خریف کی فصلات کے لئے ہر گاؤں میں فارمرز میٹنگ منعقد کرتے ہیں۔

ان میٹنگز میں کاشتکاران کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

زمینداران کی فصل کا معائنہ کر کے ان کے مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے اور حل کے لئے تجاویز / سفارشات دی جاتی ہیں۔

کپاس کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی جاتی ہے اور پیسٹ سکاؤٹنگ کی روشنی میں سپرے کروائی جاتی ہے۔

حکومتی منصوبہ جات سے متعلق کاشتکاران کو معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ کاشتکار ان سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اعلانات، لٹریچر کی تقسیم اور برجیوں پر لکھائی کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزید برآں موجودہ دور کے تقاضوں کے پیشِ نظر سوشل میڈیا کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔

ہفتہ وار پلانٹ کلینک کے ذریعے کاشتکاران کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔
مٹی وپانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔
فصلوں کے نمائشی پلاٹس لگا کر کاشتکاران کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔
سموگ کی آگاہی کے لئے تربیتی پروگرام کرائے گئے۔
کسانوں کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کی گئی۔
ٹڈی دل کے انسداد کے لئے مختلف موضع جات میں سپرے کروائی گئی۔
موسم سرما اور موسم گرما کی سبزیات کے بیج رعائتی قیمت پر فراہم کئے گئے۔
فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ: 10-8 فیلڈز یومیہ (ہفتہ میں 5 دن)
باغات، سبزیات، عمومی فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ:15 فیلڈز (پندرہ روزہ)
ضرر رساں عناصر کے متعلق تحقیقاتی کام
زرعی ادویات کی کوالٹی کی مانیٹرنگ سٹاف کا کام تسلی بخش ہے تاہم کام کی صلاحیت کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

(و) **فصل گندم:**

وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 4 نمائشی پلاٹ (موضع ڈبی شاہ، ڈانڈے والا، پتی دایہ چوکھا اور جھنڈیر دریچہ شرقی) لگائے گئے ہیں۔

فصل کماد:

وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت کماد کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 17 نمائشی پلاٹ (موضع بیٹ انگڑا، ڈانڈے والا، گرمانی سرقی، ویررامبرینڈ، چکمبر، ویررامبرینڈ، گرمانی شرقی، راؤبیلہ غربی، ہانس، کھوکھر، عیسن والا، پتی غلام علی غربی، ڈوگر کلاسرہ، کلاسرہ، اور ٹھٹھی حسن علی) لگائے گئے ہیں۔

نارووال پی پی۔49 میں محکمہ زراعت کے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1315: جناب بلال اکبر خان : کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔49 نارووال میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر اور ریسرچ سنٹر کے مالی سال 21-2020 کے بجٹ کام کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے Field Assistant اور زراعت آفیسر کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ملازمین نے کن کن فصلوں کے مشورہ جات کسانوں کو دیئے ہیں؟

(ہ) ان کی کارکردگی کی مکمل تفصیل دی جائے اور کیا ان کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے؟

(و) ان علاقہ جات میں کہاں کہاں کس کس فصل کے نمائشی پلاٹ بنائے تھے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔49 نارووال میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	دفاتر	تعداد ملازمین جو کام کر رہے ہیں
1۔توسیع	یونین کونسل سطح پر فیلڈ اسسٹنٹ کے 11 دفاتر ہیں	25
2۔ اصلاح آبپاشی	1. ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت) اصلاحِ آبپاشی(،نارووال	22
	2. اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(اصلاحِ آبپاشی)،نارووال	
	3. اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، شکر گڑھ	
3۔ پیسٹ وارننگ	زراعت آفیسر) پیسٹ وارننگ (بدوملہی	01
میزان		48

اس حلقہ میں کوئی ریسرچ سنٹر نہ ہے۔

(ب) نارووال پی پی۔49 میں شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے مالی سال 21-2020 کے بجٹ کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ نمبر	سیلری بجٹ(روپے)	نان سیلری بجٹ(روپے)	کل میزان(روپے)
1	21018PC	5,895,000	2,242,000	8,137,000
2	22036PC	5,779,000	53,114,000	58,893,000

شعبہ توسیع اور پیسٹ وارننگ کے درج بالا دفاتر میں بجٹ نہیں ہوتا، ملازمین اپنی تنخواہ تحصیل / ضلعی آفس سے وصول کرتے ہیں۔

(ج) ان دفاتر میں 1 زراعت آفیسر اور 8 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

(د) ان ملازمین نے کسانوں کو گاؤں کی سطح پر تربیتی پروگرام کے تحت دھان، گندم، چارہ جات، مکئی، سورج مکھی، باجرہ، سبزیات باغات اور دیگر کاشت ہونے والی فصلات کے بارے میں مفید مشورہ جات اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔مزید برآں علاقہ میں کاشت کی جانے والی تمام فصلات، باغات اور سبزیات کے پیسٹ کے متعلق کسانوں کو مشورہ جات دیئے جاتے ہیں۔

(ہ) مذکورہ ملازمین موسمِ ربیع و خریف کی فصلات کے لئے ہر گاؤں میں فارمرز میٹنگ منعقد کرتے ہیں۔

ان میٹنگز میں کاشتکاران کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

زمینداران کی فصل کا معائنہ کر کے ان کے مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے اور حل کے لئے تجاویز / سفارشات دی جاتی ہیں۔

کپاس کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی جاتی ہے اور پیسٹ سکاؤٹنگ کی روشنی میں سپرے کروائی جاتی ہے۔

حکومتی منصوبہ جات سے متعلق کاشتکاران کو معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ کاشتکار ان سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اعلانات، لٹریچر کی تقسیم اور برجیوں پر لکھائی کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزید براں موجودہ دور کے تقاضوں کے پیشِ نظر سوشل میڈیا کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔

ہفتہ وار پلانٹ کلینک کے ذریعے کاشتکاران کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔

مٹی و پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔

فصلوں کے نمائشی پلاٹس لگا کر کاشتکاران کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔

سموگ کی آگاہی کے لئے تربیتی پروگرام کرائے گئے۔
کسانوں کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کی گئی۔
ٹڈی دل کے انسداد کے لئے مختلف موضع جات میں سپرے کروائی گئی۔
موسم سرما اور موسم گرما کی سبزیات کے بیج رعائتی قیمت پر فراہم کئے گئے۔
فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔
باغات، سبزیات، عمومی فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔
ضرر رساں عناصر کے متعلق تحقیقاتی کام۔
زرعی ادویات کی کوالٹی کی مانیٹرنگ۔

سٹاف کا کام تسلی بخش ہے تاہم کام کی صلاحیت کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

(و) **فصل گندم:** وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 6 نمائشی پلاٹ (موضع مہمند، کنگ بھٹی، کھنگوڑا، دھبلی والا، فیروزپور اور نونار) لگائے گئے ہیں۔

پی پی-49 نارووال میں IPM کا ایک پلاٹ ہے جہاں لائٹ ٹریپ بھی انسٹال ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

نام کسان	مکمل پتہ
بشیر احمد	کوٹلی لکھا سنگھ بدوملہی

صوبہ کے زرعی رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1382: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کا کل زرعی رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتی آبادی کے سبب یہ رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے زراعت و کاشتکاری کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب کا کل زرعی رقبہ 3,10,97,716 (تین کروڑ دس لاکھ ستانوے ہزار سات سو سولہ) ایکڑ ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب زیر کاشت رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ آئے دن اس پر نئی نئی ہاؤسنگ سکیمیں، رابطہ سڑکیں، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، ہسپتال، انڈسٹری سے متعلقہ تعمیرات اور موٹرویز وغیرہ بن رہی ہیں۔

(ج) حکومت کی جانب سے زراعت و کاشتکاری کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

شعبہ توسیع:

محکمہ زراعت توسیع کاشتکاروں کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں تربیت فراہم کرتا ہے تاکہ فصلات، دالوں، سبزیات اور پھلوں کی فی ایکڑ پیداوار کو بڑھایا جائے، علاوہ ازیں دیگر منصوبہ جات کے علاوہ وزیراعظم کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت 34 ارب روپے کے 5 سالہ ترقیاتی منصوبہ جات برائے گندم، کماد، چاول اور تیلدار اجناس (سورج مکھی، کینولا اور تل) بھی چلائے جا رہے ہیں جن سے کاشتکاروں کو براہ راست فائدہ پہنچ رہا ہے۔ مزید یہ کہ کاشتکاروں کو مختلف زرعی مداخل، کھادوں، زرعی زہروں اور بیجوں وغیرہ پر بھی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ سبسڈی کے حصول کے لئے جدید طریقہ یعنی کسان کارڈ بھی اپنایا جا رہا ہے جس کے تحت رجسٹرڈ کاشتکاروں کو کسی بھی قسم کی سبسڈی / سہولت حاصل کرنے کے لئے کسان کارڈ بنا کر دیئے جا رہے ہیں جس سے سبسڈی کی رقم براہ راست کاشتکار کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جاتی ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی:

i۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ عالمی بنک کے تعاون سے جاری یہ منصوبہ سال 13-2012 میں شروع کیا گیا اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
85,000 ایکڑ رقبہ پر جدید نظام آبپاشی) ڈرپ / سپرنکلر (کی تنصیب	کل لاگت کا 60 فیصد
6,375 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
6,450 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
غیر نہری علاقوں میں 4,475 آبپاش سکیموں کی اصلاح	تعمیراتی سامان کی کل لاگت (دو لاکھ پچاس ہزار روپے تک)
بارشی پانی کو آبپاشی کے لئے جمع کرنے کے لئے 500 تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد (چھ لاکھ ساٹھ ہزار روپے تک)

ii۔ قومی پروگرام برائے اصلاحِ کھالاجات (فیز 2) پنجاب:

یہ منصوبہ سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو 9,500 لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی یونٹ
	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
2,500 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
7,500 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پختگی	کل لاگت کا 60 فیصد
3,000 آبی تالابوں کی تعمیر	

iii۔ جدید نظام آبپاشی کو فروغ دینے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی:

یہ منصوبہ سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ و سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی کے لئے کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی مہیا کی جا رہی ہے۔

iv۔ جلال پور آبپاشی منصوبہ کے تحت کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ:

یہ منصوبہ سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے جس سے جہلم اور خوشاب اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
485انجمن اصلاحِ آبپاشاں کی تنظیم و رجسٹریشن	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
485 کھالاجات کی تعمیر و پختگی	4,800روپے فی ایکڑ
10,000 ایکڑ پر ہمواری زمین بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی	کل لاگت کا80 فیصد
2,000ایکڑ پر جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب	کل لاگت کا80 فیصد
روایتی طریقہ سے ناقابلِ آبپاش علاقے کو20 آبی تالابوں کی تعمیر اور سولر سے چلنے والے پمپنگ سٹیشنز کی تنصیب سے نہری آبپاشی کے نظام کو ترقی دینا	

v۔ بارانی علاقہ جات کا کمانڈ ایریا بڑھانے کا قومی منصوبہ:

یہ منصوبہ سال21-2020 میں شروع کیا گیا ہے۔اس منصوبہ سے اٹک، راولپنڈی، چکوال، جہلم، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، خوشاب، میانوالی، بھکر، لیہ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
480 آبی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد
400 آبی تالابوں کے لئے سولر پمپنگ سسٹم کی فراہمی	ایضاً
736ڈگ ویل کی تعمیر	ایضاً
736ڈگ ویل کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی	ایضاً
600 کھالاجات کی تعمیر	ایضاً
500لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس کی فراہمی	2لاکھ50ہزار روپے فی یونٹ

vi۔ پانی کی بہتر استعداد کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کا منصوبہ:

یہ منصوبہ سال20-2019 میں شروع کیا گیا ہے۔اس منصوبہ سے پتوکی، اوکاڑہ، رینالہ خورد، ساہیوال، چیچہ وطنی، خانیوال، میاں چنوں، جہانیاں اور کبیر والہ کی تحصیلوں کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
زمین کا تجزیہ کرنے کے لئے 18 ریپڈ سائل ٹیسٹنگ کٹس کی فراہمی	کل لاگت
پانی کا بہاؤ معلوم کرنے کے لئے 54 کٹ تھروٹ فلوم کی فراہمی	ایضاً

پانی کا بہاؤ معلوم کرنے کے لئے 36 ڈیجیٹل فلو میٹر کی فراہمی	ایضاً
9انچ والے 810 پائپ نکوں کی فراہمی	ایضاً
20انچ والے 180 چیک نکوں کی فراہمی	ایضاً
GSM 18 سائل مائسچر میٹرز کی فراہمی	ایضاً
36 ڈیجیٹل مائسچر میٹرز کی فراہمی	ایضاً

شعبہ فیلڈ:

1۔ موجودہ دور حکومت میں 102690 ایکڑ بنجر اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا جس سے تقریباً 3 ارب روپے زمینداروں کی سالانہ آمدنی میں اضافہ ہوا۔

2۔ زرعی مشینری کی مدد سے 4701 ٹیوب ویل بور کئے گئے جس سے فصلوں کو مزید 7 لاکھ ایکڑ فٹ اضافی پانی مُہیا ہوا۔

3۔ صوبہ کے بارانی علاقہ جات میں زمینی و پانی وسائل کے تحفظ کے لئے 804 سے زائد سٹرکچر تعمیر کئے گئے جن میں 89 پانی کے تالاب اور 83 منی ڈیم شامل ہیں۔

4۔ زرعی مشینری کی ترویج و ترقی کے تحت 20 نئی زرعی مشین تیار کی گئیں۔22 مشینوں کی ٹیسٹنگ کی گئی اور 84 سے زائد زرعی مشینیں فیلڈ میں لے جاکر زمینداروں کی موجودگی میں عملی مظاہرہ کیا گیا۔

5۔ چاول کی باقیات کو جلانے کے عمل سے پیدا ہونے والے سموگ (Smog) کے کنٹرول کے لئے چاول کی کاشت والے 15 اضلاع میں سال 21-2020 میں 135 رائس سٹرا شریڈر اور 135 ہیپی سیڈر 80 فیصد سبسڈی پر مُہیا کئے گئے۔ موجودہ مالی سال میں 357 رائس سٹرا شریڈر اور 357 ہیپی سیڈر سبسڈی پر مُہیا کئے جائیں گے۔

6۔ ڈی جی خان اور قبائلی علاقہ جات میں سکیم کے تحت 137 عدد جیپ ایبل ٹریک بنائے گئے جن کی کل لمبائی 457 کلو میٹر بنتی ہے۔61 عدد الیکٹریکل رزیسٹیوٹی میٹر سروے کئے گئے اور 6 عدد ٹیوب ویل بور کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر تین بل ایجنڈا پر آئے تھے جو متعلقہ Standing Committee کے پاس بھی گئے لیکن اس سلسلے میں میری تھوڑی سی گزارش ہے کہ Standing Committee نے Law Department کے point of views کو incorporate نہیں کیا۔ آپ سے میری صرف یہ استدعا ہے کہ حکومت private members, legislation کو encourage کرنا چاہتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کا rule بھی ہمیشہ مثالی رہا، آپ نے اس اسمبلی میں private members, legislation کو ہمیشہ ترجیح دی ہے ہم آپ کے اس روّیے کی تعریف کرتے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ اگر ان bills پر کام کرنے کے لئے Law Department کو تھوڑا سا وقت دے دیا تو جائے ہم ان bills کو دوبارہ ایوان میں لے آتے ہیں اور میرے خیال میں اس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ شکریہ

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی وزیر قانون!

MR SPEAKER: Now, we take up the Namal University Bill 2021. Minister for law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker, I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of the rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education."

Now, the question is:

"That the requirements of the rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker, I move:

> "That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Educatio,n be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 31

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Namal University Mianwali Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Namal University Mianwali Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Namal University Mianwali Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب کی توجہ چاہواں گا تے جناب دی وساطت نال حکومت دی وی توجہ چاہواں گا۔ آئے دن مہنگائی ودھدی جا رہی اے اور میرا خیال ہے کہ جون دے بجٹ نوں اجے دو تِن مہینے نئیں ہوئے تے کوئی پنج اِک ضمنی بجٹ آ چکے نیں۔ آئے روز تیل کی قیمتاں ودھنا شاید وفاقی ایشو اے، دوائیاں دیاں قیمتاں ودھنا شاید وفاقی ایشو اے اور اگر ہر شے وفاق دے ذمے اے تو پھر ساڈے ذمے کی اے؟ کیا اسیں صرف Eye's/No's دے چکر دے وچ آں کہ اسیں ایتھے آ کے بل پاس کرنے نیں تے گھر چلے جانا اے۔ کل دوائیاں 50 فیصد مہنگیاں ہو گئیاں نیں۔ عام آدمی روٹی تُوں تنگ اے، اوہ کس طریقے نال زندگی گزارے، اوہ دوائیاں دے پیسے کتھوں لئے آوے۔ بجلی 29/28 روپے یونٹ ہو گئی اے، گھی دی قیمت 90 روپے ودھ گئی اے۔ اس بجٹ تُوں بعد قیمتاں ودھن دی دوڑ لگی ہوئی اے تے کوئی Price

Control Committeesنئیں اے، کوئی بُجھن والا نئیں اے کہ کی ہو ریا ہے؟" انی پئی پینڈی اے، کتے پئے کھاندے نیں۔" اوہ مثال ہوئی پئی اے۔ تُسیں پورے پنجاب دے اندر جا کے ویکھ لو، تہاڈے جے دیہات ناں ہوں، جنہاں اپنے وچ 80 فیصد آبادی سمائی ہوئی اے اگر اوہ ناں ہون تے سڑکاں تے قتل و غارت ہوندی پئی ہووے۔ دن دیہاڑے ڈکیتیاں ہو ریاں نیں، چوریاں ہو ریاں نیں اور اہناں دے پچھے ایہہ گل اے کہ لوکاں دی روٹی پوری نئیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! اسیں ہاؤس دے اندر ہزار دفعہ گل کر چکے آں، بحث ہو چکی اے، مینوں سمجھ نئیں آؤندی ایہہ پہلی حکومت اے جہڑی بحث وی کرواندی اے تے کوئی نتیجہ نہیں نکلدا۔ اگر ایسے طریقے نال مہنگائی ودھدی گئی تے لوگ سڑکاں تے ہون گے تے تہاڈے کولوں سنبھالے نئیں جان گے۔ تہاڈے سرکاری ملازمین نے رشوت دیاں منڈیاں لایاں ہویاں نیں۔ اوندے بچیاں دیاں فیساں پوریاں ہوندیاں نے نا اوہناں غریباں دی روٹی پوری ہوندی اے۔ میں سمجھنا آں اس بُرائی دی واحد جڑ اسیں آں جیہڑے اس ہاؤس وچ بیٹھے آں جیہڑے اس معاملے تے گل ای نئیں کر سکدے۔ میں اپوزیشن نوں آکھاں گا کہ ایس دی ذمہ داری ساڈی اے اسیں کیوں نئیں سڑکاں تے نکلدے۔ تسیں تے مینار پاکستان بہہ کے پکھیاں جھلدے سو کہ بجلی منگی ہو گئی اے تے لوڈ شیڈنگ ہو گئی اے۔ پنڈاں وچ سولاں سولاں گھنٹے دیاں لوڈ شیڈنگ ہو ریاں نیں پورا پورا دن فیڈرز بند رندے نے صرف ایس لئی کہ ساڈے کولوں بجلی پوری نئی ہوندی۔ لوڈ مینجمنٹ دے ناں تے لوڈ شیڈنگ کیتی جارئی اے۔ خدارا اے باراں کروڑ دی آبادی دا صوبہ اے ایہنوں انج unattended نا چھڈیا جاوے۔ ایتھے مہنگائی تے گل ہوندی اے نا عوامی بھلائی دی گل ہوندی اے۔ Question Hour وچ دو سوال take up ہوئے نے تے ختم ہو گیا اے۔ 80 فیصد لوک ایتھے کاشتکار بیٹھے آں ساڈا question hour سی تے وزیر صاحب نے دو سوالاں دے جواب دتے تے اسیں اوہ Question Hour ای pending کر دتا اے۔ نمل یونیورسٹیاں جیاں ہور ہزار یونیورسٹیاں بناؤ لیکن عوام لئی وی کجھ سوچ لو۔ عوام کول روٹی تے علاج دی سہولت نئیں اے۔ اگر ایک دن دے وچ 90 روپے کلو گھیو مہنگا ہوندا اے تے کون ایس دا جواب دہ؟ حکومت دے کن اوتے تے جوں تک نئیں رینگ رئی حکومت دا کوئی وزیر اُٹھ کے مینوں دسے کہ 90 روپے گھیو مہنگا نئیں ہویا، پٹرول دیاں قیمتاں ہر مہینے ودھ ریاں نے کیوں ودھ ریاں نیں،

جدوں 70ڈالر پر بیرل ملدا پیا اے تے ساڈے کول 120 روپے دا لیٹر کیوں وکدا پیا اے؟ کوئی جواب دہ نئیں اے کوئی پچھن آلا وی نئیں اے۔ میں جناب نوں عرض کرنا آں جناب ای ایس صوبے دی آخری امید نیں تسی اگر چاہو تے ایہہ ہو سکدا اے۔ کل ای ایس تے debate کروا لو۔ خدارا لوکاں نو بولن دا موقع دیو لوکاں دے مسائل سنو۔ اسیں تے ویسے ای اپوزیشن آں پر ساڈے حلقیاں دے وچ جدوں ساڈے ایہہ بھرا جاون گے تے انہاں نوں بڑیاں مشکلات face کرناں پین گیاں۔ لوکاں نو اتنی awareness ہو گئی اے۔ اے Twitter پارٹیاں نے social media تے اوہ حال کر دِتا اے کہ ہن لوک بلکل ننگیاں گالاں کڈے نیں۔ لوک گریبان پھڑن نوں آندے نیں اور اسیں اونہاں دے نمائندے آں اگر اسیں اونہاں دی روٹی تے وی خاموشی کرنی اے اگر اسیں اونہاں دے علاج تے وی خاموشی کرنی اے اگر اسیں انہاں دی تعلیم تے وی چُپ رہناں اے تے فیر میں سمجھنا آں اسیں سارے ای مجرم آں۔ اسیں جواب دہ آں اپنی عوام نوں۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے اس پر کل انشاءاللہ بحث رکھتے ہیں۔ راجہ صاحب! کل اس پر ہم بات کر لیں گے اور پھر آپ اس پر جواب دے دیں لہٰذا آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اب اجلاس کل بروز جمعہ مورخہ 13-اگست 2021 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔